سوال

ایک لڑکی اپنے منگیتر سے منگنی ختم کرنا چاہتی ہے، اوراس کے علاوہ کسی دوسری شخص سے جو پہلے سے بہتر اخلاق کا مالک ہے مربوط ہونا چاہتی ہو تو اس میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب

الحمد للہ

منگنی شادی کا وعدہ شمار ہوتا ہے، اس لیے دونوں طرف سے جب کوئی مصلحت دیکھے تو کوئی بھی منگنی کو ختم کرسکتا ہے

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"مرد و عورت کے مابین صرف منگنی کرنے سے ہی عقد نکاح نہیں ہوجاتا، اس لیے مرد اور عورت میں سے ہر ایک کو حق حاصل ہے کہ جب وہ مصلحت دیکھے تو منگنی ختم کرسکتا ہے، چاہے دوسرا فریق راضی ہو یا راضی نہ ہو" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (69/18).

اس لیے اگر یہ لڑکی اپنے منگیتر میں کوئی نقص یا عیب دیکھے، تو اسے منگنی ختم کرنے کا حق حاصل ہے کہ اس کے لیے کوئی اس سے اچھا رشتہ آجائے

یہاں ہم یہ تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ : کسی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ کسی کی منگنی پر اپنی منگنی کرے، اور نہ ہی اس کے لیے یہ جائز ہے کہ کسی کی منگیتر کو اس کے لیے خراب کرے اور اسے اس سے منگنی توڑنے کی دعوت دے

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر اپنی منگنی نہ کرے، حتی کہ اس سے پہلے منگنی کرنے والا اسے چھوڑ دے، یا پھر اسے اجازت دے دے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4848) صحیح مسلم حدیث نمبر (1412).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ احادیث کسی بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت میں واضح دلیل ہیں، اور علماء کا اتفاق ہے کہ اگر رشتہ آنے والے شخص کے ساتھ صراحت سے بات پکی ہوچکی ہو اور نہ تو وہ اجازت دے اور نہ ہی چھوڑے تو اس پر منگنی کرنا حرام ہے" انتہی

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (197/9).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس نے کسی دوسرے شخص کی منگنی پر اپنی منگنی کرلی تو کیا یہ جائز ہے؟

تبیح کا جواب تھا :

صحیح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کسی بھی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے "

اس لیے آئمہ اربعہ اس پر متفق ہیں اوران کے علاوہ دوسرے آئمہ سے بھی اس کی حرمت بیان کی گئی ہے

صرف ان کا دوسرے شخص کے نکاح کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے :

پہلا قول :

یہ باطل ہے، یہ امام مالک کا قول ہے، اورامام احمد کی ایک روایت

دوسرا قول :

صحیح ہے، یہ قول ابو حنیفہ شافعی کا قول ہے، اورامام احمد کی دوسری روایت

اس بنا پر کہ نکاح سے قبل جو منگنی تھی وہ حرام تھی اسے باطل کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ : جب منگنی حرام ہے تو پھر عقد نکاح بالاولی باطل ہوا

اس میں کوئی نزاع نہیں کہ ایسا کرنے والا شخص اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے، اور معصیت پر علم ہونے کے باوجود اصرار کرنا آدمی کے دین اوراس کے عادل ہونے اور مسلمانوں پر والی بننے میں جرح وقدح کا باعث ہے " انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (7/32).

اس لیے اگر لڑکی کو علم ہے کہ فلان شخص اس کی منگنی کے لیے زیادہ بہتر ہے، اورپہلے شخص سے منگنی ختم کرنے کی صورت میں دوسرا شخص اس کا رشتہ طلب کریگا، توپھر پہلی منگنی ختم کرنے میں کوئی حرج نہیں

لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں دوسرے شخص کا کوئی دخل نہ ہوکہ وہ پہلی منگنی ختم کرنے پر ابھارے، یا پھر دوسرا شخص منگنی طلب کرے تواسے پہلی منگنی کا علم ہو

اور منگنی ختم کرنے سے قبل استخارہ کرنا چاہیے، اورپھر نیا رشتہ قبول کرنے سے قبل بھی استخارہ کرے، اسی طرح لڑکی کو کوئی بھی رشتہ قبول کرنے میں جلدبازی نہیں کرنی چاہیے بلکہ پہلے وہ اس کے دین اوراخلاق کے بارہ میں باز پرس کرلے کیونکہ حدیث میں وارد ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کے دین اوراخلاق کو تم پسند کرتے ہو تواس کی شادی کردو اگر ایسا نہیں کروگے توزمین میں لمبا چوڑا فساد بپا ہوجائیگا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

واللہ اعلم .